روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹ | ایڈیٹر: نسیم سیفی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۷۔ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۲۰۔ وفا ۱۳۷۰ ہش، ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی طلب کیلئے غیر معمولی تبدیلی کی ضرورت

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت زکریاؑ کے حق میں خدا تعالیٰ نے ایسا اعجازی نشان دکھایا۔ ہم دعا مانگتے ہیں، ہماری بوڑھی بیوی تو کچھ بھی نہیں جنتی، ہماری بانجھ عورت کو تو کچھ بھی نہیں ہوتا، ہماری کمزوریاں تو دور نہیں ہوتیں، ان کے لئے نصیحت ہے کہ خدا سے غیر معمولی طلب کرنے والے اپنے اندر بھی غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کیا کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو خدا کی خاطر بدل دیتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرّتوں سے بچاتی ہو۔ پس اس دعا میں بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں اور بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اُس سے بچنے کی دعا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷۴)

"پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ (نیکی کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو۔) (آل عمران: ۱۱۵) - (ایمان والوں) کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اُس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲)

سچے، راستباز اور متّقی لوگ ہی ہمیشہ سکھ پاتے اور کامیاب ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق، فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

یاد رکھو کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ

باقی ص۸ پر

ماہر امراض ناک، کان، گلا کی فضل عمر ہسپتال میں آمد

ماہر امراض ناک کان، گلا محترم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کرنے کے علاوہ آپریشنز بھی کریں گے۔

ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ چند روز میں کسی دن صبح کے وقت ہسپتال تشریف لا کر E.N.T. سپیشلسٹ کے لئے وقت حاصل کر لیں اور مقررہ دن دیئے گئے وقت پر ہسپتال تشریف لے آئیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضروری اعلان

وہ تمام طلبہ جنہیں امسال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ ملا ہے۔ فوری طور پر نظارت تعلیم سے مزید راہنمائی کے لئے رابطہ کریں۔ (ناظر تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب جرمنی میں وفات پا گئے ہیں۔ اُن کا جنازہ بروز سوموار ربوہ پہنچ رہا ہے۔ آپ مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم کے خسر تھے۔ احباب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری کا پوتا عزیز محمد دانیال ابن مکرم محمد سعید صاحب خالد مربی سلسلہ بعارضہ بخار شدید بیمار ہے احباب اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ ۔ وفا ۱۳۷۰ ہش ۲۰ ۔ جولائی ۱۹۹۱ء

بات کرنے کی میزان

اگر کوئی شخص ایسی بات کرے جو غیر متعلقہ ہو یا جس کا نتیجہ درست نکلنے کا امکان نہ ہو یا یونہی جھٹ سے کہہ دی جائے تو کہا جاتا ہے کہ پہلے بات کو تولو اور پھر بولو اور اسے اتنی اہمیت دی جاتی ہے کہ اس کی اہمیت کو سادہ آسان لفظوں میں اور مؤثر طریق پر واضح کرنے کے لئے شاعروں نے شعر بھی کہے ہیں ۔ لیکن اس کا ایک اہم حصّہ ہمیشہ نظر انداز ہو جاتا ہے ۔ اس حصّہ کی طرف یا تو توجہ نہیں جاتی یا توجہ جاتی ہے تو پوری طرح غور نہیں کیا جاتا ۔ اور وہ حصّہ یہ ہے کہ تولو سے حقیقتاً مراد کیا ہے ۔ بات کو کس طرح تولا جائے ۔ کیونکہ اگر بات کرنے سے پہلے اسے تولنا ہی ہے تو معلوم تو ہونا چاہیئے کہ بات کو کس طرح تولا جائے ۔ وہ میزان کونسی ہے ۔ کیا صرف اپنی سمجھ بوجھ ۔ کیا کوئی سابقہ تجربہ ۔ یا بات کا منطقی نتیجہ ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس سلسلہ میں بات کے نتیجہ کو اہمیت دی جائے گی ۔ لیکن اس سے بھی کچھ زیادہ کرنے کی ضرورت ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :-

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے ، جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو ۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے ۔ لیکن یہ بھی (صاحبِ ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امرِ حق کے اظہار میں رُکے ۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے ۔"

گویا کہ ہماری سمجھ بُوجھ تو جو کچھ ہے ۔ وہ ہے ہی ۔ اصل میزان اللہ تعالیٰ کی اجازت ہے ۔ نتیجہ کے لحاظ سے تو بعض بُرے کام بھی بظاہر اچھے نظر آتے ہیں اور ہماری سمجھ بُوجھ ان کی طرف اشارہ کر دیتی ہے کہ بات کہہ لو ، کام کر لو ۔ لیکن نہ صرف یہ کہ یہ بات کافی نہیں ہے ۔ بلکہ بالکل بھی کافی نہیں ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کو وہ بات پسند ہے تو کر لیں اور نہیں پسند تو ہماری سمجھ بوجھ منطقی نتیجہ یا کچھ اور ۔ جو بھی کہے وہ غلط ۔ پس ہماری میزان جس میں بات کو تولنے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت ہے ۔

رفعت ہے بہت خوب ، نہ پاتال ہے اچھا
جس حال میں رہتے ہیں وہی حال ہے اچھا
عزّت سے گریزاں نہ امارت کی تمنّا
ہے جیب میں جتنا بھی ، وہی مال ہے اچھا

ابوالاقبال

○

تُو راہ میں کھڑا ہو تو منزل کو کیا کروں
طوفاں ڈبو سکے تو مَیں ساحل کو کیا کروں

ہے جُرم کے بغیر بھی تعزیر کی طلب
عادل سہی ، مَیں منصفِ عادل کو کیا کروں

مشکل تو ہے مگر مرے معیار سے ہے کم
آسانیوں کی فطرتِ مشکل کو کیا کروں

مَیں بن گیا ظلوم و جہولِ جہان تو
اَب سوچتا ہوں ظالم و جاہل کو کیا کروں

ساحل سے لُطف دیتی تھی طغیانیوں کی موج
طوفاں گزر گیا ہے تو ساحل کو کیا کروں

شرطِ سفر ہے لازمۂ زندگی تو مَیں
خود ہی بتا کہ حاصلِ منزل کو کیا کروں

اس دوڑ بھاگ میں بھی تو جاری رہیگا کام
لیکن مَیں اپنے وقت کے قاتل کو کیا کروں

میرے اداس دل پہ ستارے بھی بوجھ ہیں
تیرے بغیر مَیں مہِ کامل کو کیا کروں

لکھ لکھ کے ایک نام مٹانے کا شغل تھا
اب بھر گیا ہے پانی تو ساحل کو کیا کروں

تیری رضائے خاص خوشی ہی سہی مگر
یہ بھی تو تُو بتا کہ غمِ دل کو کیا کروں

پھیلا کے ہاتھ مَیں تو کبھی مانگتا نہیں
دل میں چھُپے ہوئے کسی سائل کو کیا کروں

مٹی کے بھاؤ بیچ رہے ہیں مجھے نسیم
مَیں اپنے دل کے جوہرِ قابل کو کیا کروں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی یاد میں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کروٹ کروٹ جنت کے اعلیٰ مقام انہیں نصیب ہوں۔ غیر معمولی شخصیت کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عجیب وغریب اور بہت دلکش خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایک ملک کے شہری نہ تھے بلکہ عالمی شہرت کے نہایت ہی معزز شہری تھے۔ اپنی گفتار اور اپنے کردار سے ہر ایک کو خواہ وہ کسی قابلیت اور کسی حیثیت کا آدمی ہو۔ عام یا خاص۔ اسے متاثر کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپکی وفات حسرت آیات پر ہر دو طبقہ کی طرف سے اور ہر عالمی شہرت رکھنے والے کی طرف سے اور ہر ملک کے معزز ترین راہنماؤں اور سرکردہ سیاسی سماجی اور دینی ودنیاوی لیڈروں کی طرف سے آپکی اعلیٰ خصوصیات اعلیٰ کارکردگی اور عالم اسلام کی بالخصوص نمایاں خدمات کے باعث ذکر خیر پر مشتمل بہت کچھ لکھا گیا۔ ہنوز ابھی بہت کچھ لکھنا باقی ہے۔ اور آئندہ کے غیر جانب دار مؤرخ انکی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہونگے اور بھرپور انداز میں تاریخ عالم کے صفحات کو مزین کریں گے۔ اور اس عظیم المرتبت شخصیت کو قدر کی نگاہ سے یاد کرنا فخر سمجھیں گے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے علم۔ واقفیت تعلقات کی بناء پر آپ کے متعلق لکھا اور ان تاثرات کی بناء پر ذکر کیا ہے۔ جو انہوں نے محسوس کئے۔

حضرت چوہدری صاحب کی شخصیت کا تعلق صرف خواص سے ہی نہیں رہا بلکہ عوام سے بھی آپکا گہرا رابطہ رہا۔ اس عظیم المرتبت شخصیت اور ان جیسی دوسری شخصیتوں کے کردار کی خوبی کا ایک یہ بھی نہایت خوبصورت حصہ ہے۔ اور خاکسار ایک عام آدمی کی حیثیت سے جو کوئی سیاسی یا ملکی یا کسی لحاظ سے خاص مرتبہ نہ رکھتا ہو آپکے اس پہلو کا تذکرہ کر کے آپ کے کردار اور اخلاق کے بعض پہلوؤں پر ایک خاص انداز سے روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب عوام میں بیٹھتے تھے تو محسوس ہوتا کہ ایک عام آدمی ہیں۔ غرباء سے ملتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ان میں سے ہی ایک ہیں۔ نوجوانوں سے ملتے تو بھرپور نوجوان دکھائی دیتے پنجابیوں سے ملتے تو ٹھیٹ پنجابی نظر آتے۔ صوفیوں میں بیٹھتے تو پکے صوفی اور صوفیاء کے منظوم ونثری کلام کے مجلس کو محظوظ کرتے یوں معلوم ہوتا کہ مثنوی مولانا روم اور حافظ کا کلام ازبر ہے۔ بلا کا حافظہ تھا۔ بارہا ان سے سنا کہ ان کی غیر معمولی کامیابی میں علاوہ اور امور کے انکے حافظہ کا بھی خاص دخل تھا۔

پچاس سال پرانی بات

خاکسار سے ابتدائی تعارف اسوقت ہوا۔ جب حضرت چوہدری صاحب دلی سازش کیس میں کام کر رہے تھے اور لاہور سے دلی منتقل ہو چکے تھے۔ ۱۹۳۴ء کے وسط کی بات ہے۔ ایک مربی کے رخصت پر جانے کے باعث دو ایک ماہ کے لئے خاکسار کا لاہور میں تقرر ہوا۔ اس دوران حضرت چوہدری صاحب لاہور تشریف لائے اور دلی دروازہ سے باہر کی بیت الذکر میں جمعہ کی نماز کے لئے پہنچے۔ خاکسار کے خطبہ جمعہ میں لاہور کی جماعت کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے راضی رہے کی خاص ہدایت پر قدرے جھنجھوڑا خطبہ جمعہ میں جمعہ کی نماز کے بعد جب چوہدری صاحب واپس جانے لگے تو کار میں بیٹھتے ہی سید عبد الکریم صاحب جو چوہدری صاحب کے ڈرائیور تھے ان سے کہنے لگے "اے منڈا اچھ کم کریگا" یہ نوجوان کچھ کام کریگا۔ مکرم سید عبد الکریم صاحب قادیان میں محلہ دار البرکات میں ہمارے ہمسایہ تھے۔ ایک دن جب وہ قادیان آئے تو چوہدری صاحب کے اس تاثر کا خاکسار سے ذکر کیا۔ اور جب ۵۰ سال بعد خاکسار انگلستان بطور امام بیت الذکر لندن مرکز کی طرف سے پہنچا تو کچھ عرصہ بعد حسب دستور نومبر دسمبر کے مہینوں میں پاکستان چلے جاتے اور وقتاً فوقتاً اپنے عزیزوں۔ دوستوں۔ ہم عصروں کو شام کے کھانے پر بلا لیتے۔ ایسی ہی ایک دعوت کے موقع پر عزیز محمد ناظم خان صاحب غوری لندن سے لاہور گئے ہوئے تھے۔ آپکو جب علم ہوا تو انہیں بھی لندن کے تعلق سے شام کے کھانے پر بلایا۔ وہاں آپکے دوسرے عزیز ترین احباب بھی موجود تھے خاکسار کا ذکر آیا تو ازراہ قدردانی فرمایا "شیخ صاحب نے انگلستان میں بڑا کام کیا ہے" اور تفصیل سے مرکز کے قیام اور بعض دوسرے امور کا دل کھول کر تذکرہ فرمایا۔ ۵۰ سال قبل ۱۹۳۴ء میں آپ نے جو قیافہ اس عاجز کے متعلق لگایا تھا۔ اپنی زندگی میں حقیقت میں بھی دیکھا۔ اور مجھے یہ لکھتے ہوئے راحت محسوس ہوتی ہے کہ خاکسار انگلستان میں خدمت دین کے سلسلہ میں پانچ سال تک رہا۔ کئی مرتبہ فرمایا "میں آپ کے لئے روزانہ دعا کرتا ہوں"۔ حضرت چوہدری صاحب کے دعا کرنے کا ذکر آیا تو یہ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ خاص استطاعت بخشی تھی جو شخص آپ سے دعا کے لئے کہتا اسکے حالات کے مطابق اپنی فہرست میں اسے شامل کر لیتے اور باقاعدہ دعا کرتے بعض احباب کیلئے ہفتہ میں ایک بار بعض عزیزوں کے لئے ہفتہ میں دو بار بعض دوستوں کے لئے ہفتہ میں تین بار اور بعض خدام کیلئے روزانہ۔ ایک دن نہایت شفقت سے میری بیٹی فریدہ سے کہنے لگے کہ تمہاری امی کیلئے روزانہ دعا کرتا ہوں۔ دعا کرنا اور الحاح سے دعا کرنا تو مرنے کے برابر ہے۔ پھر دعا کروانے والے کو یاد رکھنا اور پھر اس سے دریافت کرتے رہنا۔ اسکے حالات سے اطلاع پانے کی سعی کرنا یہ سب باتیں آپ میں موجود تھیں اور خاکسار نے بہت قریب سے ان باتوں کا مشاہدہ کیا۔ دراصل اس طریق سے آپکی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ دعا کروانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہے اور قبولیت کے آثار دیکھ کر انہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل نصیب ہو۔

نوجوانوں کی تربیت

احباب کی تربیت اور بالخصوص نوجوانوں کی تربیت کے سلسلہ میں بھی ایک طریق آپکا نہ تھا۔ متعدد دوسرے ذرائع بھی تربیت کے اختیار فرمائے۔ اس معاملے میں بہت دانشمندی اور حکمت سے کام لیتے۔ انکی علمی دینی اخلاقی روحانی ترقی کے لئے کوشاں رہتے۔ ایک عزیز کے نام آپکا خط۔ ایک مشہور ومعروف کتابچہ ہے جو مکرم برادرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کے لئے لکھا گیا مصروف ترین انسان ایسے کاموں کے لئے کیسے وقت نکال لیتا تھا؟ دراصل یہ ایسے کام تھے جو انکی روح کی خاص غذا تھے لندن کے قیام میں آپ نے ایک ماہانہ درس قرآن کریم کا سلسلہ جاری کیا تھا۔ اور باقاعدہ تنظیم کے ساتھ اعلان کیا گیا کہ اتنے وقت پر درس شروع ہو گا۔ اتنے وقت پر دروازہ بند ہو جائے گا۔ جوق در جوق نوجوان۔ احباب جماعت شامل ہوتے۔ درس کا طریق یہ تھا۔ کوئی موضوع لے لیتے اور اسکے متعلق قرآن کریم کی متعدد آیات کی تلاوت کرتے۔ ترجمہ کرتے اور پھر موزوں ومناسب انداز میں اس کی تشریح وتفسیر کرتے لگاتار یہ سلسلہ جاری رہا۔ بے حد مفید۔ احباب اور نوجوانوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ تربیت سے تعلق رکھنے والے امور پر کھل کر بات کرتے۔

خدام سلسلہ کی عزت

سلسلہ کے کارکنوں اور خدام اور واقفین کی عزت واحترام میں آپ نے ہمیشہ خاص اہتمام رکھا۔ جن دنوں خاکسار فضل عمر فاؤنڈیشن کا سیکرٹری تھا۔ آپ اس فاؤنڈیشن کے چیئرمین تھے۔ میرے افسر تھے۔ میرے بزرگ رفیق بانئے سلسلہ تھے۔ صاحب عظمت تھے۔ ان دنوں خاکسار کو لندن اور اردگرد کی جماعتوں میں فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصولی کے سلسلہ میں آپ ہی کی درخواست پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر بے حد رحم کرے نے بھجوایا۔ جب یہ خاکسار لندن پہنچا۔ چند دن کی رخصت پر آپ بھی ہیگ سے لندن تشریف لے آئے۔ محترم امام رفیق صاحب۔ ان دنوں انچارج تھے۔ کار پر ان کے ساتھ خاکسار کو لے کر انگلستان کے اہم شہروں اور جماعتوں کا دورہ کیا۔ ہر بار دیکھا کہ پہلے خاکسار کو کار میں بیٹھنے کا ارشاد فرماتے۔ بعد میں خود بیٹھتے۔ بار بار یہ خادم عرض کرتا کہ حضرت چوہدری صاحب پہلے آپ تشریف رکھیں۔ بعض اوقات خاکسار اصرار کرتا مگر یہی فرماتے کہ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کے بھجوائے ہوئے ہیں۔ آپ امام جماعت کے سفیر ہیں۔ حالانکہ آپ میرے افسر تھے اور میں انکا سیکرٹری۔ جتنے دن انگلستان رہا ہر لحاظ سے خاص خیال رکھا اور محترم امام رفیق صاحب سے کہا کہ شیخ صاحب کی ضرورت کیلئے فلاں فلاں انتظام کر دیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محترم رفیق صاحب نے نہایت خلوص سے خاکسار کو حتی المقدور ہر طرح کا آرام پہنچایا اور کام کے انجام دینے میں مدد دی۔

قریباً سات سال یا کم وبیش فضل عمر فاؤنڈیشن میں بطور سیکرٹری کام کرنے کے بعد جب خاکسار کو دوسرے حکمہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے نے تبدیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا تو ہیگ سے خط لکھا بہت تفصیل سے جس میں خاص طور پر یہ الفاظ درج تھے کہ آپ نے فاؤنڈیشن کا کام بہت اچھے طور پر کیا ہے۔ اور قدر دانی سے بھرپور خط لکھا۔ افسر بہت دیکھے ہیں۔ بہت بزرگ بھی اس عاجز کے افسر رہے ہیں لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیاوی حیثیت کے لحاظ سے جو مقام آپ کا تھا اور خاکسار کا ادنیٰ مقام۔ بڑا لمبا چوڑا تفاوت تھا لیکن کبھی بھی احترام کے رویّہ کو نظرانداز نہیں کیا۔

— آپ کی خاص باتوں میں سے اور خاص اوصاف میں سے ایک یہ بھی وصف تھا جب کسی سے ملتے یا باہر سے ربوہ تشریف لاتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ کون سی بات پہلے کرنا ہے۔ خوب یاد ہے مکرم عزیز شیخ امری عبیدی صاحب کی جب وفات ہوئی تو آپ اس کے کچھ عرصہ بعد یورپ سے ربوہ تشریف لائے۔ سیدھے نظارت اصلاح وارشاد پہنچے۔ خاکسار ان دنوں وہاں خدمت انجام دے رہا تھا۔ میرے کمرہ میں آکر کھڑے ہو گئے۔ اچانک انہیں دیکھ کر ادب واحترام سے خاکسار کھڑا ہوا۔ آپکا استقبال کیا۔ ملتے ہی فرمانے لگے۔ تمہارا بہت گہرا تعلق امری صاحب سے تھا اور تمہارے ہی ذریعہ وہ احمدی ہوئے انکی فوتیدگی کا آپ کو خاص صدمہ ہوگا میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے آکر تعزیت کروں۔ ایسے قیمتی احساسات سینکڑوں ہزاروں انسانوں سے ملنے والا شخص اور کیسی باریک باتوں کا خیال ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا۔

— جب خاکسار کے والد بزرگوار کی وفات ہوئی۔ ربوہ تشریف لائے خاکسار اس وقت بیت المبارک میں نماز کے لیئے گیا ہوا تھا۔ آپ بھی بیت المبارک میں پہنچے مجھے دیکھتے ہی سیدھے میری طرف چلے آئے۔ اور میرے والد بزرگوار کی وفات کے بارہ میں تذکرہ کرتے رہے اور تعزیت کی۔ کئی اور بھی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ ایسے احساسات کا آپکو بہت خیال رہتا۔

نفسِ مطمئنہ کی حامل شخصیت

اس محترم ہستی کی ایک نمایاں بات جو کبھی ذہن سے نہیں اترتی کہ جہاں بے حد مؤدب ہو کر بزرگوں کا احترام کرتے تھے وہاں کبھی کسی سے مرعوب نہ تھے۔ صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی ذات سے خوف تھا اور اللہ تعالےٰ کی محبت میں ذکر الٰہی۔ تہجد اور نماز کا ایسا اہتمام تھا کہ انسان ایسے مصروف الاوقات شخص کی ان باقاعدگیوں کو دیکھ کر حیران ہوتا۔ انگلستان کی ملکہ سے ملنا ہو یا کسی بادشاہ سے یا کسی اقوام متحدہ کے اجلاس میں ہوں جونہی نماز کا وقت آیا یہ خدا کا گرویدہ سجدہ کناں ہو گیا۔ آپکو اپنے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ یقین ہو چکا تھا کہ بفضل خدا آپکو نفس مطمئنہ کا مقام نصیب ہے۔ اسکے باوجود انتہائی عجز وانکسار اور ادب کے ہر پہلو کو مدّنظر رکھا۔ ایک دفعہ ایک عزیز مربی سے کہنے لگے جب میری وفات ہو تو میری نعش کو دیکھ کر یہ آیت ضرور پڑھنا (ترجمہ اے نفس مطمئنہ۔ اپنے رب کی طرف آجا۔ اس حالت میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ اور اس کے بندوں میں داخل ہو جا اور اسکی جنت میں داخل ہو جا۔) اس میں کوئی شبہ نہیں ایسا مطمئن شخص بہت کم خاکسار نے اپنی زندگی میں دیکھا۔ دل کا فقیر اور حقیقی درویش نظر آیا ظاہری ٹیپ ٹاپ سے کوسوں دور دیکھا۔

غریب پروری

غریب پروری کی مثالیں کوئی ایک دو ہوں تو بیان کی جائیں یہ ایسا شعبہ تھا کہ یا تو چوہدری صاحب کو علم ہوگا یا انکے خالق ومالک کو۔ حتی المقدور ہر مستحق محتاج کی امداد کے لیئے آپکا دست سخاوت دراز رہتا۔ ذاتی طور پر خاکسار کو کچھ علم ہے۔ ضرورت مند۔ طالبعلم

قرض بھی ان کے ٹرسٹ اور بعض اداروں کے جو اُن کے قائم کردہ تھے لیتے تھے۔ بڑی ہمدردی سے دیتے تھے۔ وقت پر قرض لینے والے جب ادا نہ کر سکتے تو کارندے انکو مجبور کرتے ہمیشہ چوہدری صاحب ان سے کہتے۔ مجبور ہے اسے تنگ نہ کریں۔ مہلت دیں۔ بڑے آرام سے اتنا فرما دیتے

— جن کے ساتھ دوستی کا تعلق ہوتا یار ہا خواہ وہ کسی حالت میں ہوتا آپکی وفا کا یہ خوبصورت پہلو ہے کہ اسے اپنی دوستی اور رفاقت سے کبھی محروم نہ کرتے بلکہ اپنے دوستوں کی اولادوں سے بھی حسن سلوک کرتے۔ انکو باقاعدہ خط لکھتے۔ خطوں کا بہت باقاعدگی سے ان کو جواب دیتے۔ ان کیلئے خاموشی سے تحفے لے جاتے۔ کوئی کھیلوں کا شوقین ہے تو کھیلوں کی کتابیں تحفہ کے طور پر لے جاتے۔ ان کے لیئے دعا کرتے۔

قول وفعل پر نگرانی

آپ اپنے عمل اور قول پر بڑے سخت نگران تھے۔ ان میں تفاوت نہ تھا۔ کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نصیحت کسی کو کی ہے اور اس کے خلاف خود مرتکب ہوئے ہوں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ اپنے قول وعمل سے ہمیشہ نیک باتوں کا چرچا کیا۔ نیکی اور حق وصداقت کی تلقین کی۔ اپنے قول وعمل سے دعوت الی اللہ کا فریضہ خوب ادا کیا اور خوب انجام دیا۔

— جن دنوں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پریذیڈنٹ تھے مشرقی افریقہ کے ملکوں کا دورہ کیا۔ تنزانیہ بھی گئے۔ مسٹر جولیس نائیریرے صدر مملکت کے مہمان خصوصی تھے۔ صدر مملکت کی رہائشگاہ سٹیٹ ہاؤس میں رہائش تھی۔ حسب دستور رات کو تہجد کے لیئے اٹھے ساتھ والے کمرہ میں نائیریرے صاحب سوئے ہوئے تھے۔ بڑی خاموشی سے آہستہ آہستہ چوہدری صاحب اٹھے تہجد کے وقت غسل خانہ گئے۔ آہستہ آہستہ ضروریات پوری کیں۔ ادھر یہ ساری حرکات وسکنات ساتھ کے کمرہ میں صدر مملکت محسوس کر رہے تھے۔ مسٹر نائیریرے جو بہت تیز حس کے مالک ہیں۔ انہیں پریشانی ہوئی۔ خاموش رہے۔ صبح جب ناشتہ کے وقت اکٹھے ہوئے تو نائیریرے صاحب نے آپ سے دریافت کر ہی لیا۔ چوہدری صاحب رات آپ اٹھتے رہے ہیں۔ اگرچہ بہت خاموش اور ہلکی رفتار میں آپ آتے جاتے رہے۔ مجھے پریشانی رہی طبیعت تو آپکی ٹھیک تھی۔ جواباً چوہدری صاحب نے فرمایا (خدا کا شکر ہے) طبیعت بالکل ٹھیک۔ آہستہ آہستہ جو کچھ کرتا رہا وہ اس لیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی حرکت نہ کرو جس سے ہمسایہ کو تکلیف ہو۔ میں نے کوشش کی کہ آپ مضطرب نہ ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ حکمت ودانائی آپکا طریق رہا اپنے اخلاق سے دینی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ اور صدر مملکت بے حد متاثر ہوئے۔

— بہت دلچسپ مقولے اور قیمتی باتیں بھی بعض اوقات اپنی مجلس اور محفل میں سناتے۔ اکثر فرماتے صاحب ایمان کا ہر لحظہ اور ایک ایک پیسہ قیمتی ہے۔ خاکسار نے دو تین مرتبہ مختلف تقریبات میں جب اس مقولہ کا ذکر کیا اور احباب کو وقت کی پابندی اور پیسے کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی تو ایک دفعہ مجھے فرمانے لگے اس میں ایک اور اضافہ کر لو "فکر" اب یہ پورا مقولہ یوں ہوگا "صاحب ایمان کا ہر لحظہ اور ہر پیسہ اور ہر فکر قیمتی ہے" سوچ بھی نیکی کی ہو۔ خدمت خلق کیلئے ہو۔ خدمت دین کیلئے ہو یہ مقصد تھا۔

— ایک دفعہ سنایا کہ مامون الرشید کو ارسطو سے بہت محبت اور پیار تھا اسی کی تمنا تھی کہ ارسطو کو خواب میں دیکھے۔ آخر ارسطو خواب میں مامون الرشید کو ملے اور ان سے مامون الرشید نے کہا کہ کچھ نصیحت کریں۔ ارسطو نے کہا:۔

۱۔ توحید پر قائم رہو۔

۲۔ دماغ جس بات کو درست تسلیم کرے اس پر عمل کرو۔

۳۔ کسی بزرگ کی اگر محبت میسر آئے تو اس کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

— ایک اور خاص وصف چوہدری صاحب کا لکھ کر اس سرگذشت کو ختم کرتا ہوں۔ انگلستان کے قیام میں لگاتار اور ہر بار یہ دیکھنے میں آیا کہ جب بھی کسی مقصد کے لیئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ ہر تحریک میں نہ صرف حصہ لیتے بلکہ خود آکر چندہ کی رقم کا چیک پیش کرتے۔ انگلستان میں مختلف شہروں میں مراکز کے قیام کیلئے پرزور تحریک کی گئی تو فرمایا اتنی رقم میری طرف سے لکھ لینا جب آپ انتظام کر لیتے تو اپنے کمرہ سے بذریعہ فون مجھے اطلاع فرماتے شیخ صاحب آپ نے فرمایا تھا کہ فلاں کام کے لیئے رقم کی ضرورت ہے۔ اور جلد درکار ہے۔ رقم کا انتظام ہو گیا ہے۔ یہ سن کر میں عرض کرتا۔ میں آتا ہوں اور آکر وصول کر لیتا ہوں۔ فرماتے نہیں نہیں آپ تکلیف نہ کریں۔ میں خود نیچے آکر پیش کرونگا۔ میں نے تو یہی نظارہ اپنے قیام انگلستان میں دیکھا بعض دفعہ خاکسار تحریک نہ کرتا لیکن قدر دانی اور خود ضرورت کا احساس کر کے فرماتے میں بھی حصہ لونگا۔ لندن میں مہمانوں کے لیئے خاکسار نے اپنے قیام کے دوران گرین ہال سٹرگ پر گیسٹ ہاؤس کیلئے ایک مکان خریدنے کا انتظام کیا۔ مہمانوں کو مشکل پیش آتی تھی۔ آپ سے خاکسار نے جا کر ذکر کیا تو بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ بہت اچھا کام کیا۔ اتنے ہزار پونڈ میں بھی دونگا اور پھر خود ہی آکر دیئے۔

— دعا ہے اللہ تعالےٰ اس نیک دل۔ نیک روح کے مالک۔ غریب پرور اور خادم سلسلہ میں ہمیشہ آگے رہنے والے بزرگ کو اور امامت کے شیدائی اور فدائی کو جنت کے اعلیٰ مقامات نصیب کرتا چلا جائے اور ان کے عزیزوں کو انکی نیک روایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

گزرے ہوئے زمانہ کی یادیں

ایک معلم ہونے کے ناطے میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ اگر موجودہ دور کا تقسیم برصغیر سے پہلے کے دور سے مقابلہ کیا جائے تو انگریزی زبان کا سٹینڈرڈ افسوسناک حد تک گر گیا ہے۔

جب تک برصغیر پر انگریزوں کی حکومت رہی انگریزی زبان مناسب توجہ اور دلچسپی سے پڑھائی جاتی تھی۔ کیونکہ انگریزی اس وقت کے حاکموں کی زبان تھی۔ گورنمنٹ کے دفاتر کی زبان اس وقت انگریزی ہی تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت بھی ہے۔ اور اس وقت (اور آج بھی) تمام سرکاری کاروبار اور خط وکتابت اسی زبان میں کی جاتی تھی۔ لیکن شائد یہ اس وقت کی ضرورت تھی۔ اور چونکہ انگریزی زبان الاقوامی زبان بن چکی ہے اس لیے حاکم بھی اور رعایا بھی اپنے سکولوں اور کالجوں میں اس زبان کو بطور ذریعہ تعلیم استعمال کرتے تھے۔ میری اس سے مراد کانونٹ سکولوں یا انگلش میڈیم سکولوں سے نہیں ہے بلکہ میں اس وقت صرف عام ہائی سکولوں کی بات کر رہا ہوں۔ اس وقت انگریزی کی تعلیم چوتھی جماعت سے شروع کر دی جاتی تھی۔ اور میرے ذہن میں اس وقت وہ صورتحال آ رہی ہے جو ۱۹۲۰ء کے دہاکے کے شروع میں تھی۔ استاد اور طلباء دونوں ہی انگلش سیکھنے سکھانے میں نہایت محنت اور دیانت داری سے کام کرتے تھے۔ اور مجھے آج بھی وہ واقعہ اچھی طرح یاد ہے۔ جب میں نے اپنے ہائی سکول (امریکن مشن ہائی سکول سیالکوٹ جو کہ اب ختم ہو چکا ہے) کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو ان کے پوچھے جانے والے سوالوں کے جوابات اس خوبی اور اعلیٰ پایہ کے دیئے تھے کہ وہ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور انہوں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ہمارے کلاس ٹیچر سے پوچھا تھا کہ آیا میں کلاس کا بہترین طالب علم ہوں انکے الفاظ یہ تھے کہ

کیا یہ لڑکا کلاس کا بہترین طالب علم نہیں ہے؟ انکی یہ گفت وشنید آج بھی میرے دل میں جاگزیں ہے۔

میں اس وقت جو بات سامنے لانی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان دنوں کے پرائمری کلاسز کے طالبعلم بھی خاصی صحت اور درستی کے ساتھ انگریزی سمجھ اور بول سکتے تھے۔ سکول کے بیشتر مضامین نہ صرف ہائی بلکہ مڈل کلاسوں میں بھی انگریزی زبان میں پڑھائے جاتے تھے۔ تاریخ جغرافیہ سائنس غرضیکہ ماسوا عربی فارسی اور اردو کے باقی تمام مضامین انگریزی زبان میں ہی رغبت اور مزے سے پڑھے اور پڑھائے جاتے تھے۔ اعلیٰ معیار کی بہترین کتابیں ہائی سکولوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی تھیں۔ جن کا سٹینڈرڈ خاصا اونچا ہوتا تھا۔ اور ہم ان کتابوں کا مفہوم اور مطلب بڑی اچھی طرح سے سمجھ سکتے تھے۔ مروجہ گرامر ز باقاعدگی سے پڑھائی جاتی تھی۔ NESFIELD اور TIPPING سٹینڈرڈ سمجھے جاتے تھے۔ اور یہ عالمانہ تحریریں ہماری تعلیم کی بنیاد ہوتی تھیں۔ یہ تمام مواد ہماری انگریزی زبان سیکھنے کے لیئے بنیاد کا کام دیتا تھا۔ اس زمانے میں میٹریکولیٹ خاصی صحیح انگریزی لکھ سکتا تھا۔ جو کہ شائد اتنی ہی اچھی ہو جتنی کہ آج کے گریجوایٹ کی ہو سکتی ہے۔

یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے تھا کہ ان دنوں انگریزی صرف انگریزی ہی میں سکھائی جاتی تھی۔ اور ہم صرف نصاب کی کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ ان دنوں میں ہم نوٹس یا گیس پیپرز یا ٹسٹ پیپرز کے عادی نہیں تھے۔ کامیابی کے لیئے یہ شارٹ کٹ بعد کی ایجاد ہیں۔ علم حاصل کرنا اس وقت کے طلباء کا مقصد ہوتا تھا اور اس وقت کے استاد جو علم سکھانے پہ مامور تھے وہ دیانت دار اور محنتی ہوتے تھے وہ یہ کام عبادت سمجھ کر کرتے تھے۔ تحریری ہوم ورک پر خاصی توجہ دی جاتی تھی اور استاد گھر پر لکھنے کا کام دیتے تھے۔ اور استاد لڑکوں کی کمپوزیشن بکس کو باقاعدگی سے اور توجہ سے درست کیا کرتے تھے۔ ہمیں خود اپنے فقرات بنانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی ہمارے استاد اپنے طلباء پر انفرادی توجہ دیتے تھے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل گرامر تو شائد ممنوع ہے۔ جو استاد گھروں پہ بچوں کو ٹیوشن پڑھانے کیلئے آتے ہیں وہ صرف اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ آپکے بچے نے فلاں فلاں جواب مضمون یا خطوط جن کی امتحانوں میں آنے کی توقع ہے اچھی طرح رٹ لیئے ہیں یا نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ بچے اپنے طور پر ایک فقرہ بھی نہیں لکھ سکتے۔

میں نے ایک دفعہ اپنے پوتے کے ٹیوٹر کو اس طرف توجہ دلائی کہ میں نے کبھی اسے اپنے طالب علم کو نصاب کی کتاب پڑھاتے نہیں دیکھا۔ اس نے ایک کاروباری انداز میں جواب دیا کہ نصاب کی کتابوں یا بنیادی گرامر کا سبق پڑھانا وقت اور توانائی ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی فائدہ ملنے کی امید نہیں ہوتی۔ ہمیں صرف اس بات سے غرض ہے کہ بچہ پاس مارکس حاصل کر لے یہ مقصد نصاب کی کتابوں کے چند ایک عنوانات کو منہ زبانی یاد کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

مکرم ایڈیٹر صاحب میری گذارش صرف یہ ہے کہ جب تک اساتذہ اپنے شاگردوں کو پڑھانے اور تعلیم دینے کے سلسلے میں ایمانداری سے کام نہیں لیں گے نتائج کبھی بھی بہتر نہیں ہو سکتے۔ طلباء نے تو جو کچھ انہوں نے کھایا ہے (رٹا ہے) وہی کچھ اگلنا ہے۔ وہ کبھی بھی ذہین نہیں کہلا سکتے۔ اور ایسے لوگ قائد اعظم کی محبوب قوم پر ہمیشہ ایک بوجھ بنے رہیں گے۔ حالانکہ انہیں مستقبل کا لیڈر بننا ہے اور قوم کو سہارا دینا ہے۔

مختصر یہ کہ آج کے طالب علم یا اس کے استاد کسی کو بھی علیحدہ علیحدہ اس زوال کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا آج کے جو پبلک امتحانات ہوتے ہیں ان میں فیل ہونے والوں کی اتنی کثیر تعداد کے ذمہ دار دونوں ہی ہیں۔ جو شارٹ کٹس اور گیس پیپرز پر انحصار کرتے ہیں اور تحریری کام کرنے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

(روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ لاہور ۷ جولائی ۱۹۹۱ء)

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

مانسہرہ کے احمدیوں کے حادثہ میں زخمی ہونیوالے

مکرم فقیر محمد صاحب کی باتیں

مانسہرہ کے احمدیوں کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا ہے اس میں زندہ بچ کر زخمی ہو جانے والوں میں مکرم فقیر محمد صاحب بھی ہیں۔ ۷۱ سالہ بزرگ صورت مکرم فقیر محمد صاحب نے بتایا کہ جب حادثہ ہوا تو میں جاگ رہا تھا۔ میں آخری سیٹ پر تھا اور رانا کرامت صاحب امیر ضلع مانسہرہ سے باتیں کر رہا تھا۔ جب ویگن اس خونی نہر کی پٹڑی پر چڑھی ہے تو مکرم فقیر محمد صاحب کو جو فرقان فورس کے کیپٹن تھے اور تنویر کمپنی کے کمانڈر تھے انہوں نے ساتھ بیٹھے ہوئے محترم یوسف صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور جی ٹی ایس حال معلم وقفِ جدید کو یاد دلانا شروع کیا کہ یوسف صاحب آپ کو یاد ہے کہ اس نہر کے کنارے پر یہاں ہماری فرقان فورس کی بٹالین کا کیمپ تھا۔ اسی جگہ لنگر خانہ بنایا گیا تھا اور اس جگہ لیٹرینیں تھیں۔ یہ اس دور کی یادوں کی جگالی ہو رہی تھی جب جنگِ کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کے رضاکاروں نے اپنی خدمات پیش کی تھیں اور محاذ پر جا کر دادِ شجاعت دی تھی۔ اس گفتگو کے دوران ایک بار رانا کرامت صاحب نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے ڈرائیور کو نیند آ رہی ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ وقت کیا ہے؟ پھر وہ بولے کہ ابھی ہیڈ رسول پہنچ کر نمازِ فجر ادا کریں گے اور مکرم یوسف صاحب کو کہیں گے کہ وہ گاڑی چلائیں۔

حادثہ کیسے ہوا؟ مکرم فقیر محمد صاحب نے بتایا کہ میں ایک کونے پر تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ گاڑی ڈول گئی ہے۔ پھر ایک دم مڑی اور پھر نہر میں جا گری۔ نہر میں گرتے کا مجھے پتہ نہیں چلا۔ ہاں تھوڑی سی چیخ وپکار کی چند آوازیں میں نے سنیں۔ پھر مجھے نہیں معلوم کہ میں کس طرح گاڑی سے باہر نکلا اور کون سی طاقت تھی جو مجھے کنارے پر لے آئی۔ میرے ہاتھ پر، پشت پر اور بازو پر زخم آئے لیکن فوری طور پر مجھے کچھ پتہ نہیں چلا۔ میں کنارے پر آیا تو مجھے آدھی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

جماعت احمدیہ کے بزرگان کے ایمان افروز واقعات

فرشتوں کے کام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو قبولیتِ دعا کا نشان خاص طور پر عطا کیا گیا تھا۔

لندن کے ایک شخص نے حضور سے تین ماہ بعد ہونے والے بچے کا نام رکھنے کی درخواست کی حضور نے لڑکے کا نام رکھ لیا۔

ولادت سے دو ماہ پہلے انگلستان کی تمام لیڈی ڈاکٹرز نے کہا کہ ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے اور تمام ٹیسٹ یہی بتا رہے تھے مگر بالآخر لڑکا پیدا ہوا۔

(الفضل جلسہ نمبر ۱۹۸۰ء)

حیران کن واقعات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی قبولیتِ دعا کے نشان بھی بڑے عجیب اور حیران کن ہیں۔

جرمنی میں ایک احمدی دوست نے اپنے کیس میں کامیابی کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ کچھ دنوں بعد اس کیس کا فیصلہ ان کے حق میں ہو گیا۔

ان کا ایک عرب دوست اس واقعہ کا عینی شاہد تھا اس نے کہا کہ میرے لئے بھی دعا کا خط لکھو۔ چنانچہ ان کے کیس کا بھی ان کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ اور خدا نے اطمینان قلب کی خاطر یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس دن احمدی دوست کو حضور کا جواب ملا ان کا کیس اسی دن منظور ہوا۔ اور عرب دوست کو جس دن اطمینان کا پیغام ملا ان کا کیس اسی دن منظور ہوا۔

ایران میں ایک احمدی ماں کا اکلوتا بیٹا دائیں ٹانگ کی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہوا اور دن بدن حالت بگڑتی چلی گئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ انہوں نے حضور کو دعا کے لئے لکھا اور اسی دن سے وہ بچہ رو بصحت ہونے لگا اور اس کی حالت بغیر کسی علاج کے درست ہو گئی۔

مظلوم کی دعا

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری ایک عرصہ تک انڈونیشیا کے مربی رہے۔ جنگ عظیم دوم کے ایام میں جبکہ جاپان سارے انڈونیشیا پر قابض ہو چکا تھا حضرت مولوی صاحب کو اطلاع ملی کہ جاپانی حکومت نے انہیں بلاوجہ قتل کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مولانا نے بانڈونگ کی جماعت کو تحریک کی کہ نماز تہجد کا التزام کیا جائے اور خدا سے دعائیں کی جائیں۔

چوتھی رات مولانا کو خواب میں بتایا گیا کہ دانیال نبی کی کتاب کی پانچویں فصل پڑھو۔ اس فصل میں ایک لمبی کہانی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا نے ایک ظالم بادشاہ کو نیست و نابود کر دیا۔

یہ واقعہ اپریل ۱۹۴۵ء کا ہے اور یہ رویا اس وقت بہت سے ہندوؤں اور سکھوں کو سنا دی گئی تھی۔ اسی سال اگست میں ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرائے گئے اور جاپانی حکومت نے ہتھیار ڈال دیئے اسی دوران جاپانی حکومت کے کاغذات سے ایک خط نکلا جس میں ۲۳، ۲۴ اگست کی رات کو ۷۵ آدمیوں کے قتل کرنے کا فیصلہ درج تھا اور مولانا محمد صادق صاحب کا نام سرفہرست تھا۔ مگر فیصلہ نافذ ہونے سے قریباً ۱۵ دن پہلے خدائے قادر نے جاپانی حکومت کو تباہ کر دیا۔

(برہان ہدایت جلد اول ص ۲۰۵)

مارشس میں ۱۹۶۶ء میں تین ماہ تک بارش نہ ہوئی۔ گھاس خشک ہو گیا۔ پودے سوکھنے لگے۔ یہاں تک کہ پینے کے پانی کی بھی راشن بندی کر دی گئی۔ کچھ مدت بعد اس میں بھی کمی آ گئی تو پانی بچاؤ مہم شروع کی گئی۔

اس صورت میں احمدیوں نے نماز استسقاء ادا کی جس کا اعلان تمام اخبارات میں کر دیا گیا۔ اس دعا کے نتیجہ میں خدا نے فضل کیا اور اسی دن بارش ہو گئی۔

(الفضل ۱۱ جون ۱۹۸۱ء)

مولانا محمد صدیق امرتسری افریقہ کے مربی تھے۔ ایک دفعہ رات کے وقت اکیلے سفر کر رہے تھے۔ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی مقامی رہنما بے وفائی کر کے بھاگ گیا تھا کہ اچانک واحد پگڈنڈی تین شاخوں میں تقسیم ہو گئی۔ غلط راستہ کے انتخاب میں یقینی ہلاکت تھی آپ نے سامان زمین پر پٹخا اور سر اپنے مالک کے آگے جھکا دیا۔ دل سوز دعا اور استخارہ کے بعد راستہ کا انتخاب کیا اور قدم بڑھائے۔ تھوڑی دیر بعد خوشی کی انتہا نہ رہی کہ منزل مقصود سامنے آ گئی۔

(یادیں ص ۳۰۵)

غانا کے احمدی نوجوان اسحاق آڈا اپنی زمین پر مکئی کاشت کرنا چاہتے تھے اور رقم لے کر کئی دن ٹریکٹروں کے مالکوں کے پیچھے پھرتے رہے مگر سودا نہ ہو سکا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا شروع کر دی۔

دو تین دن کے بعد ایک نوجوان نے ان کے دروازے پر دستک دی جس سے ان کی محض چند دفعہ معمولی ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ میں نے راستہ میں آپ کی زمین دیکھی کہ یونہی پڑی ہوئی ہے تو میرے دل میں شدید تحریک ہوئی کہ میں آپ کے لئے ہل چلا دوں سو میں اس میں دہرا ہل چلا آیا ہوں اب آپ مکئی کاشت کر دیں۔

(انصار اللہ جنوری ۸۰ء ص ۳۱)

زندگی مل گئی

ہندوستان میں ایک عورت احمدی ہو گئی۔ تھوڑے عرصہ بعد اس کو ایک سانپ نے ڈس لیا۔ سارا علاقہ پہلے ہی مخالف تھا لوگوں نے طعنے دیئے اور کہا دیکھو خدا کی لعنت پڑ گئی اب یہ عورت مر جائے گی۔ چنانچہ اس کو ہسپتال کی طرف لے جایا گیا تو راستہ میں اس کی ناک اور ناخنوں سے خون جاری ہو گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ یہ آخری وقت کی علامت ہے اور اس کو بچایا نہیں جا سکتا۔ اس نے بڑے یقین کے ساتھ کہا کہ دو اڑھائی گھنٹے کے اندر یہ مریضہ مر جائے گی۔

دو تین سادہ اور غریب احمدی جو وہاں موجود تھے ان کے دل کو اس سے بڑا صدمہ پہنچا۔ اور سوچا کہ ساری دنیا ہنسی اڑائے گی اور کہے گی کہ یہ جھوٹے تھے اس لئے ایسا ہوا۔ انہوں نے ہسپتال کے باہر ہی مصلے بچھا لئے اور گریہ و زاری شروع کر دی۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اڑھائی گھنٹے میں وہ مر جائے گی۔ اڑھائی گھنٹے وہ احمدی سجدوں میں پڑے روتے رہے کہ اے خدا، انہیں مرنے دینا، نہیں مرنے دینا، نہیں مرنے دینا ورنہ یہ لوگ احمدیت کو جھوٹا سمجھیں گے۔

ان دعاؤں نے خدا کی رحمت کو جذب کیا اور اڑھائی گھنٹے کے بعد اس کی موت کی بجائے اس کے زندہ بچنے کی اطلاع اندر سے آئی۔

ڈاکٹروں نے کہا ہمیں پتہ نہیں یہ کیا ہوا لیکن وہ بچ گئی ہے۔ خود بخود ہی خون بند ہو گیا۔ اور وہ اٹھ بیٹھی اور سارے علاقے میں خدا کے فضل کا نشان بن گئی۔

بنگلہ دیش کے ایک احمدی کا چندہ بقایا تھا۔ اور وہ غربت کی وجہ سے ادا نہیں کر سکتے تھے مگر احساس بہت تھا۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی کہ اے خدا چندہ کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرے پاس ناریل کا ایک درخت ہے جو سوکھ چکا ہے۔ اگر تو اس درخت کو زندہ کر دے تو جو آمد ہو گی۔ اسے چندہ کے طور پر پیش کر دوں گا۔

عجیب دعا تھی اور پتہ نہیں کس جذبے کے ساتھ یہ دعا کی گئی تھی کہ وہ مدتوں سے مرا ہوا درخت دیکھتے دیکھتے ہرا ہو گیا۔ اور اس قدر پھلوں سے لد گیا کہ سارے چندے پورے ہو گئے اور پھر بھی بچ گیا۔

قرارِ دادِ تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی عاملہ کا یہ اجلاس مکرم رانا منور احمد صاحب قائد ضلع مانسہرہ کے اعزہ و اقرباء کی اندوہناک وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔

یہ تکلیف دہ سانحہ ۲۹-۳۰ جون کی درمیانی شب اس وقت ہوا جب مکرم رانا صاحب کی والدہ محترمہ کا جنازہ تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ ربوہ لایا جا رہا تھا مگر راستہ میں ویگن نہر اپر جہلم میں جا گری جس کے نتیجہ میں ۹ احمدی افراد جو شریکِ قافلہ تھے مولائے حقیقی سے جا ملے جن میں سے ۷ کا تعلق مکرم رانا صاحب کے خاندان سے ہے۔ محترم رانا صاحب کے والدِ محترم رانا کرامت اللہ صاحب امیر ہزارہ ڈویژن نیز ان کے خالو ایک جوان سال ہمشیرہ عزیزہ صائمہ، ایک کمسن بھانجہ دو ننھی بھانجیاں اور ایک عزیز محترم مبشر احمد انور صاحب قائد خدام الاحمدیہ مجلس دائتہ اس حادثہ میں جاں بحق ہوئے ہیں دو اور احمدی خدام مکرم عطاء اللہ خان صاحب اور مکرم انیس احمد صاحب بھی اس حادثہ کا شکار ہو گئے۔

ہم ان تمام افراد کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مانسہرہ کا یہ مخلص خاندان بہت لمبے عرصہ سے قربانیاں دیتا چلا آرہا ہے اور راہِ مولا میں ہر قسم کی مشکلات کا سامنا نہایت صبر و استقلال سے کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔

اس عظیم صدمہ میں بھی اس خاندان کے افراد نے جس صبر و حوصلہ کا ثبوت دیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام متاثرہ افراد اور خاندانوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور فوت ہونے والوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

ہم ہیں شریکِ غم

ممبرانِ عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۵ سے آگے

ہوش تھی آدھی نہیں تھی ۔ کنارے پر جھاڑیوں کے کانٹے تھے میں وہاں آکر گر گیا تو کانٹے مجھے چبھنے لگے اُس سے میں پھر اٹھا ۔ اتنے میں گاڑی ڈوبنے کا سارا واقعہ ہو چکا تھا ۔ بچنے والے کنارے پر آ چکے تھے اور جنازہ والی ڈاٹسن گاڑی جو پیچھے آ رہی تھی پاس آکر رک گئی تھی ۔ پھر مجھے انہوں نے جنازہ والی گاڑی میں لٹا دیا ۔ جہاں جنازہ کے ساتھ ایک سیٹ خالی تھی ۔ وہاں وہ عزیزہ بچی بیٹھی رو رہی تھی جس کے تینوں بچے خونی نہر کی نذر ہو گئے ۔

تھوڑی دیر کے بعد ہی خیال کیا گیا کہ جنازے والی گاڑی کو روانہ کر دیا جائے اور زخمیوں کی منڈی بہاؤالدین سول ہسپتال سے ڈریسنگ کروائی جائے ۔ مکرم فقیر محمد صاحب نے جذبۂ تشکر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سول ہسپتال والوں نے نہایت اچھا مظاہرہ کیا ۔ ہماری ایک آواز پر وہ سب بیدار ہو گئے ۔ اور زخمیوں کو فوری طبی امداد بہم پہنچائی ۔ یہاں فقیر محمد صاحب اور مکرم خورشید عالم صاحب کو وارڈ میں داخل کر دیا گیا ۔ اس کے بعد منڈی بہاؤالدین شوگر مل کی جماعت کے افراد کو اطلاع دی گئی ۔ شوگر مل کی جماعت نے اس موقعے پر غیر معمولی مستعدی اور بیداری کا مظاہرہ کیا ۔ مکرم فقیر محمد صاحب نے کہا کہ ہم ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے ۔ ان کے بچے بھی بڑے بھی بوڑھے بھی سب اُٹھ کر آ گئے ۔ ہمارے ساتھ دلداری اور محبت کا بے نظیر مظاہرہ انہوں نے کیا ۔ ہم زخمیوں کو اپنے ریسٹ ہاؤس میں لے گئے ۔ مکرم فقیر محمد صاحب نے کہا کہ میں ساری عمر ان لوگوں کے لئے دُعاگو رہوں گا ۔ ان میں مینجنگ ڈائریکٹر سے لے کر چھوٹے عہدے دار تک سب آ گئے ۔ اور سب نے ہماری جو خدمت کی وہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی اللہ تعالٰے اپنی جناب سے ان کو بہترین اجر عطا کرے ۔

اسکے بعد ربوہ سے موٹروں والے آ گئے اور ہمیں ربوہ منتقل کر دیا گیا ۔ جہاں پر مجھے فضل عمر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ۔ یہاں بہت اچھے طریقے سے میری دیکھ بھال کی گئی خاندان حضرت بانی سلسلہ کے کئی افراد میری عیادت کے لئے آئے ۔ شروع میں میری کمر میں سخت درد تھا ۔ اٹھا بیٹھا نہیں جاتا تھا اب خدا کے فضل سے صحت ہو رہی ہے ۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب بہت توجہ سے علاج فرما رہے ہیں ۔

مکرم فقیر محمد صاحب نے بتایا کہ مکرم محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور جی ٹی ایس کی لاش گیارہ دن پانی میں رہنے کے بعد نکالی گئی ۔ لیکن خدا کی قدرت تھی کہ ان کی لاش بالکل ٹھیک ٹھاک تھی ۔ کوئی داغ نہیں تھا کوئی نشان نہیں تھا ۔ ان کے مصنوعی دانت بھی ان کے منہ میں محفوظ تھے ۔ جیب میں نقدی اور ریزگاری بھی اسی طرح محفوظ تھی مکرم فقیر محمد صاحب نے بتایا کہ رانا کرامت صاحب کی جیب میں بھی قریباً ساٹھ ہزار روپیہ تھا وہ اسی طرح محفوظ رہا ۔ اور لاش ملنے کے بعد جیب سے نکالا گیا ۔

مکرم فقیر محمد صاحب ۳۵ سال گلگت میں بسلسلہ ملازمت مقیم رہے ہیں ۔ ہسپتال کے محکمے میں ملازم تھے ۔ وہاں سے ریٹائر ہوئے سالہا سال سے گلگت کی جماعت کے سیکرٹری مال چلے آ رہے ہیں ۔ اب وطن ضلع مانسہرہ میں بھی رہتے ہیں اور گلگت بھی جاتے رہتے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ مرکز کی طرف سے مجھے گلگت میں رہائش کیلئے مکان دیا گیا ہے ۔ ایک دوکان بھی لے کر دی گئی تھی ۔

مکرم فقیر محمد صاحب ایک تاریخی شخصیت ہیں وہ برٹش آرمی سے ۱۹۴۵ء میں جمعدار کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے ۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد جب کشمیر میں آزادی کی جنگ شروع ہوئی تو ان کو تنویر کمپنی کا کمانڈر مقرر کیا گیا ۔ یہ پہلی کمپنی تھی جو کشمیر کے محاذ پر جانے کیلئے تیار ہوئی ۔ اور پیربت کی وادیوں میں جاکر انہوں نے دشمن کا مقابلہ کیا ۔ مکرم فقیر محمد صاحب نے بتایا کہ میں سب سے پہلے فرقان فورس میں گیا اور سب سے آخر میں واپس آیا ۔ میری کمپنی میں ۶۴ آدمی تھے ۔

مکرم فقیر محمد صاحب نے بتایا کہ مجھے یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ جب کشمیر کے محاذ پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) تشریف لائے تو حضور کے ساتھ جو اخبار نویس آئے تھے انکی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ۔ اس موقع پر انکو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی کار پیربت باغ سر سے لے کر گجرات شہر تک ڈرائیو کرنے کا شرف حاصل ہوا ۔

مکرم فقیر محمد صاحب نے ۱۹۳۸ء میں بیعت کی اور ۱۹۴۸ء میں وصیت کے نظام میں شامل ہوئے ۔ آپ خدا کے فضل و کرم سے بے حد مخلص اور دیندار وجود ہیں ۔ اللہ تعالٰے آپکو صحت کاملہ عطا کرے اور اپنے فضلوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم نصیر احمد ناصر صاحب کی اہلیہ ساجدہ نصیر صاحبہ عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں ۔

○ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ رشید احمد صاحب آف گھسیٹ پور لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ۔

○ مکرم راغب ضیا الحق صاحب مغلپورہ لاہور کی بڑی بہن عرصہ تقریباً دو ماہ سے بوجہ کھانسی بیمار چلی آ رہی ہے ۔ کوئی افاقہ نہیں ہو رہا ۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

سانحۂ ارتحال: مکرم رانا عبدالکریم صاحب مورخہ ۲۸ جون ۹۱ء بروز جمعہ ۸۶ سال کی عمر میں آغاخان ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے ۔ ان کی نماز جنازہ امیر جماعت کنری مکرم مرزا رفیع احمد صاحب نے کنری میں پڑھائی ۔

○ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ حوالدار بشیر احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۵ جولائی ۹۱ء بروز پیر وفات پا گئی ہیں ۔

○ مکرم محمد خان صاحب ابن محترم ماموں خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۴-۵-۹۱ بروز جمعہ شام ۴ بجے کوٹ غلام محمد ضلع میرپور خاص میں وفات پا گئے ۔ موصوف وفات کے وقت زعیم انصاراللہ مجلس کوٹ غلام محمد تھے ۔ اس سے قبل چند سال بطور صدر جماعت بھی کام کیا ۔ آپ نے ۵ لڑکے (جن میں سے ایک لڑکا ڈاکٹر احمد خان صاحب اس وقت صدر جماعت کوٹ غلام محمد ہیں) اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں ۔ وفات کے وقت آپکی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی ۔ آپ موصی تھے فی الحال امانتاً تدفین احمدیہ قبرستان محمود آباد اسٹیٹ میں کی گئی ہے

○ محترم میاں نور عالم سابق صدر جماعت لالہ موسےٰ ۳ جولائی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔

○ مکرم مولوی محمد حسین صاحب آزاد مولوی فاضل ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ مورخہ ۱۴ / ۱۵ جولائی کی درمیانی شب مختصر سی علالت کے بعد بعارضہ قلب وفات پا گئے ۔

ان کی نماز جنازہ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۹۱ء مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی ۔

احباب ان سب کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں ۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

قانون کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں ۔ نہیں ۔ وہ دُنیا میں ، قبر میں ، حشر میں ، جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں ۔ وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہوں برابر نہیں اور ہرگز نہیں ۔ وہ لوگ جو سچے ، راستباز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں ۔ یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں ۔ میں پھر آخر میں کہتا ہوں کہ کامل ایمان کے بغیر انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا ۔ کامل ایمان یہی ہے کہ اسمائے الٰہی پر ایمان لاؤ کہ اللہ تعالٰی ظالم نہیں ہے کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک اور (ایماندار) سے ملا دے اور گندے کو عزت دیوے ۔ پھر کامل ایمان میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالٰی کے وسائط پر ایمان لاؤ ۔ یعنی ملائکہ پر ۔ اللہ تعالٰی کی کتابوں پر ایمان لاؤ ۔ وفادار رہو ۔ عسر و یُسر میں قدم آگے ہی بڑھاؤ اور جزا سزا پر ایمان لاؤ ۔ نمازوں کو مضبوط کرو اور زکواتیں دو ۔ غرض یہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں ۔ خدا تعالٰی آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ ہم متقی بن جاویں ۔ یاد رکھو کہ دُنیا میں وہی تعلق ہو جو خدا چاہتا ہے ۔ آخر جیت راستبازوں ہی کی ہوتی ہے ۔ اللہ تعالٰی مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے ہمیشہ اس کے پاک قانون کے متبع ہو اور ہر حالت میں رضائے الٰہی کے طالب رہو اور اس پاک چشمہ سے دُور نہ رہو ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ جنوری ۹۱ء)

حبوب مفید اطہرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔/۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ۱۳۷۰ھش / ۱۹۹۱ء

مرکزی امتحان اول ۱۹۹۱ء میں کل ۴۰ اضلاع کی ۲۱۲ مجالس کے ۱۹۹۳ انصار نے شرکت کی۔ پہلی تین پوزیشنز مندرجہ ذیل انصار نے حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

۱۔ مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب — ربوہ — اول
۲۔ " غیاث احمد صاحب — اسلام آباد غربی — دوم
۳۔ " شیخ محمود احمد صاحب کپورتھلوی — سمہ سٹہ — سوم

علاوہ ازیں جن انصار نے قابل تقلید ذوق و شوق اور محنت سے امتحان میں بروقت حصہ لے کر خصوصی گریڈ حاصل کیا اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم فیروالدین احمد صاحب گلشن اقبال کراچی ۲۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۳۔ مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب ربوہ ۴۔ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں ۵۔ مکرم سید بشیر حسین شاہ صاحب بھمبر آزاد کشمیر ۶۔ " ڈاکٹر محمد سلیم صاحب چک ۳۲۷ ۴-R فورٹ عباس ۷۔ مکرم پیر محمد صاحب نورنگر ضلع تھرپارکر ۸۔ مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب بورے والا ضلع وہاڑی ۹۔ مکرم رشید احمد صاحب ملتان روڈ لاہور ۱۰۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری احمد حسن صاحب چیمہ گجرات ۱۱۔ مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر ۱۲۔ " مقبول احمد ناصر چشتیاں ضلع بہاولنگر۔ ۱۳۔ مکرم محمد سرور ابڑو صاحب وارہ ضلع لاڑکانہ ۱۴۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۵۔ مکرم محمد سلیم اختر صاحب دہلی گیٹ لاہور ۱۶۔ مکرم مبارک احمد صاحب قریشی سیالکوٹ ۱۷۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی دارالرحمت غربی ربوہ ۱۸۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۹۔ مکرم مسعود احمد صاحب چوہدری واہ کینٹ ۲۰۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۲۱۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب صدر جنوبی ربوہ ۲۲۔ مکرم محمد رمضان صاحب سلطانپورہ لاہور ۲۳۔ مکرم محمد وارث شاہ صاحب ماڈل کالونی کراچی ۲۴۔ مکرم دین محمد صاحب شاہد دارالصدر شمالی ربوہ ۲۵۔ مکرم محمد یعقوب امجد صاحب ربوہ ۲۶۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ ۲۷۔ مکرم عبدالجلیل صادق صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۲۸۔ مکرم خالد مسعود خان صاحب فیصل ٹاؤن لاہور ۲۹۔ مکرم عبدالسمیع طاہر صاحب عزیز آباد کراچی ۳۰۔ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب۔ مارٹن روڈ کراچی ۳۱۔ مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر فیصل آباد ۳۲۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب فیصل آباد ۳۳۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد غربی ۳۴۔ مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی اسلام آباد غربی ۳۵۔ مکرم افتخار احمد خان صاحب النور کراچی ۳۶۔ مکرم رفیق احمد سعید صاحب اسلام آباد غربی ۳۷۔ مکرم محمد عبدالسمیع صاحب اقبال ٹاؤن لاہور۔

نمایاں پوزیشن اور خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے ان تمام انصار کی خدمت میں روحانی خزائن کی کتب بطور انعام عنقریب روانہ کی جا رہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب انصار کو علم و فضل میں ترقی کے زیادہ سے زیادہ مواقع اور توفیق عطاء کرے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدرٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیورٹومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون ۶۰۶.۷۷۱

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ڈی نیشنلائزیشن سے حاصل ہونے والی رقم کا بڑا حصہ دفاع پر خرچ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب کسی کا جی چاہتا ہے امداد بند کر دیتا ہے اب ہم نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ بھیک نہیں مانگیں گے انہوں نے انکشاف کیا کہ الخالد ٹینک بنانے کا منصوبہ روکنے کے لئے ہم پر دباؤ ڈالا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم پر قرضوں کا بے حساب بوجھ ہے روزانہ ۲۷ کروڑ روپے کے حساب سے صرف سود بڑھ رہا ہے۔

○ وزیر اعظم نے ہزاروں لوگوں کے سامنے پاکستان کا بنا ہوا خالد نامی ٹینک چلا کر اس کا افتتاح کیا۔ ٹینک کے اوپر گن پر جنرل مرزا اسلم بیگ، جنرل آصف نواز جنجوعہ اور دوسرے جرنیل بیٹھے تھے۔ ٹینک چلانے کے بعد وزیر اعظم نے کہا کہ یہ مرسیڈیز گاڑی سے بھی زیادہ آرام دہ اور پرسکون ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم ممتاز حسین راٹھور کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کی رہائی کا حکم حکومت آزاد کشمیر نے دیا۔

○ پیپلز پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت سے مذاکرات کے دروازے بند نہیں کئے جائیں گے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے آئین میں مجوزہ بارہویں ترمیم مسترد کر دی ہے اور ۷۳ء کے آئین کی بحالی کے لئے جدوجہد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے ملک میں قومی حکومت قائم کرنے کی تجویز دوہراتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی دباؤ کا مقابلہ صرف قومی حکومت کر سکتی ہے انہوں نے کہا کہ صرف ایسی حکومت ہی منصفانہ انتخابات کروا سکتی ہے۔

○ سندھی لیڈر مخدوم خلیق الزمان نے کہا ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ آئینی ترامیم پر اتفاق نہیں ہو سکا۔

○ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی ۲۸ جولائی سے پاکستان کا دورہ کریں گے۔

کاروبار کا سنہری ---- موقع ----

ہمیں اپنی پلاسٹک پیکنگ کی مصنوعات کی مارکیٹنگ کے لئے ہر شہر میں ایسے افراد کی ضرورت ہے جو کم سرمایہ سے منافع بخش کاروبار کرنے کے خواہش مند ہوں۔

ظفر علیم پلاسٹک ورکس
۱۳/۴ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے فائرنگ کر کے ۱۰ شہریوں کو شہید کر دیا۔ بارہ مولا کے گاؤں بانڈی پورہ میں ایک ہی خاندان کے ۷ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ فائرنگ گھر گھر تلاشی کے دوران بھارتی فوج نے کی۔ بھارتی فوج نے کئی افراد کو گرفتار بھی کر لیا۔ سری نگر میں تین افراد کو شہید اور ۳۰ کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ انڈین آئل کے ادارے کے اعلیٰ افسر مسٹر دوامی کی رہائی کے بدلے مقبوضہ کشمیر کی حکومت چھ حریت پسندوں کو رہا کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔

○ سات بڑے صنعتی ممالک کا اجلاس روس کے لئے اقتصادی تعاون کے اعلان کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اجلاس کے آخری دن سوویت صدر مسٹر میخائیل گورباچوف کی تقریر سے قبل جرمنی کے صدر مسٹر کوہل نے روس کے لئے تعاون کی تائید کی۔

○ صدر بش نے سات بڑے صنعتی ممالک کے اجلاس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سوویت یونین کے لئے جن اقدامات کی منظوری دی گئی ہے۔ اس سے روس میں کھلی منڈی کی معیشت اور جمہوریت کی طرف اہم پیش رفت ہو گی۔ صدر بش نے کہا کہ صدر گورباچوف نے بھی اپنے ملک میں اہم تبدیلیوں کا وعدہ کیا ہے۔

○ صدر بش اس ماہ کے آخر میں ماسکو جائیں گے جہاں وہ تخفیف اسلحہ کے معاہدے پر دستخط کریں گے۔

○ سوویت یونین میں خوراک کی قلت پیدا ہو گئی ہے اس لئے اس سال بھی سوویت یونین کو بیرونی ملکوں سے خوراک درآمد کرنا پڑے گی۔

○ جنوبی لبنان میں مسلمان ملیشیا اور اسرائیلی فوج کے درمیان تصادم کے نتیجے میں ۳ اسرائیلی ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد اسرائیلی طیاروں نے مسلمانوں کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔

○ مدھیہ پردیش میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۹ افراد ہلاک اور ۱۵ زخمی ہو گئے۔